سید کاشف گیلانی

آہ! سید امین گیلانیؒ

دیکھ کر اس کا سحرِ تابانی   خود تحیّر ہے محوِ حیرانی
اس کی ٹھوکر میں تاجِ شاہی تھے   اس کی زد میں تھے تختِ سلطانی
بے ضمیری ہے کافری کا ثبوت   غیرتِ عشق ہے مسلمانی
بھا گئی تھی قلندری اس کو   طرزِ بوذرؓ ، طریقِ سلمانیؓ
منہ سے نکلے تو حرف موتی تھے   اس پہ نازاں رہی زباں دانی
کیسی کیسی تھیں خوبیاں اس میں   خوش دلی ، خوش روئی ، خوش الحانی
وہ خزانہ تھا علم و دانش کا   کیوں نہ گریاں ہو تنگ دامانی
زہد و تقویٰ شعار تھا اس کا   جہد تھی ، اس کی فطرتِ ثانی
اس نے ہر ہر نفس جہاد کیا   اس کا ہر ہر قدم تھا قربانی
اس نے دنیا کو خوب پہچانا   ہائے دنیا نہ اس کو پہچانی
زندگی بھر رہی اسے حاصل   شاہِ جنّ و بشر کی دربانی
اس سے باطل لرز لرز اٹھا   اللہ اللہ وہ جوشِ ایمانی
سوگیا زیرِ خاک مردِ فقیر   ہم بھی فانی ہیں وہ بھی تھا فانی
لٹ گیا ہوں میں اس کے جانے سے   آنکھ پر نم ہے دل میں ویرانی

چشمِ کاشفؔ سے محو ہو کیسے
آہ! سید امین گیلانی